آٹھواں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کیئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

جمعتہ المبارک 16 مئی 2014

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ آبکاری و محصولات

راولپنڈی: پراپرٹی ٹیکس کی مد میں ڈیڑھ ارب روپے کی وصولی کا معاملہ

*836: محترمہ زیب النسأ اعوان: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

کیا یہ درست ہے کہ راولپنڈی میں تقریباً ڈیڑھ ارب روپے کے پراپرٹی ٹیکس کے بقایا جات ہیں کیا حکومت ان بقایا جات کی وصولی کا کوئی ارادہ رکھتی ہے تو اس سلسلے میں کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں اور ذمہ داران کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے؟

(تاریخ وصولی یکم جولائی 2013 تاریخ ترسیل 19 اگست 2013)

جواب

وزیر آبکاری و محصولات

یہ درست نہ ہے کہ تقریباً ڈیڑھ ارب روپے کے پراپرٹی ٹیکس کے بقایا ہیں۔ راولپنڈی میں سال 14-2013ء میں بقایا جات کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

1۔ راولپنڈی میں کل بقایا جات پراپرٹی ٹیکس تقریباً 414 ملین (413,910,102/-)روپے ہیں۔

2۔ ان میں سے 227.5 ملین بقایا جات کے خلاف مختلف عدالتوں سے حکم امتناعی جاری ہو چکے ہیں۔ جن کی وجہ سے ان کی وصولی رکی ہوئی ہے۔(تفصیل جھنڈی "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

3۔ باقی 187 ملین کی وصولی کے لئے کوشش جاری ہے۔ تمام تر وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے وصولی کے لیے اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ جن میں باقی نادہندگان کی گرفتاری، جائیداد کی تالہ بندی وغیرہ شامل ہے تاہم ان میں تقریباً 120 ملین (120,822,672 روپے) 5 مرلہ پراپرٹی یونٹس کے ذمہ ہے۔ یہ ریکوری چونکہ غریب طبقہ سے کرنی ہے لہذا اس کی وصولی کی رفتار سست ہے۔ جہاں تک ذمہ داران کے خلاف کارروائی کا تعلق ہے تو 14 اہلکاران کو مختلف قسم کی سزائیں دے چکا ہے۔ جن کی تفصیل جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 20 دسمبر 2013)

ضلع چکوال: ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*837: محترمہ زیب النسأ اعوان: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع چکوال میں موٹر رجسٹریشن برانچ میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) مذکورہ ضلع میں سال 13۔2012 کے دوران موٹر رجسٹریشن کی مد میں کتنی آمدن ہوئی؟

(ج) مذکورہ عرصہ کے دوران مذکورہ ضلع میں کتنی گاڑیاں رجسٹرڈ ہوئیں؟

(د) مذکورہ عرصہ کے دوران کتنی گاڑیاں جعلی کاغذات پر رجسٹریشن کرواتے ہوئے پکڑی گئیں؟

(تاریخ وصولی یکم جولائی 2013 تاریخ ترسیل 19 اگست 2013)

جواب

وزیر آبکاری و محصولات

(الف) ضلع چکوال میں موٹر برانچ میں کل 6 ملازمین کام کر رہے ہیں جن کے نام اور عہدہ درج ذیل ہیں۔

1	چودھری تنویر الحق	موٹر رجسٹرنگ اتھارٹی / ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر
2	سید مشتاق شاہ	اسسٹنٹ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر
3	افتخار احمد	انسپکٹر (ایڈیشنل چارج)
4	محمد سرفراز	موٹر ٹیکسیشن کلرک
5	فاتک سلیم	موٹر ٹیکسیشن کلرک
6	ارشد سلیم	ڈیٹا انٹری آپریٹر

(ب) ضلع چکوال میں موٹر رجسٹریشن کی مد میں 13۔2012ء میں کل آمدنی۔/54192301 (5 کروڑ 41 لاکھ 92 ہزار 3 سو 1) ہے۔

(ج) مذکورہ عرصہ میں ضلع چکوال میں 11694 گاڑیاں رجسٹرڈ ہوئیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

1	پرائیویٹ گاڑیاں سائیکل =	10229

	رکشہ = موٹر کار =	800 15
2	گورنمنٹ گاڑیاں (CHG)	9
3	سیمی گورنمنٹ گاڑیاں (CHJ)	33
4	کمرشل وزرعی ٹریکٹر (CHS)	608
	ٹوٹل	11694

(د) مذکورہ عرصہ میں ضلع چکوال میں جعلی کاغذات پر کوئی گاڑی بھی رجسٹرڈ نہ ہوئی۔

(تاریخ وصولی جواب 9 ستمبر 2013)

ضلع شیخوپورہ: پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کی تفصیلات

*1204: جناب فیضان خالد ورک: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع شیخوپورہ میں کتنے انڈسٹریل یونٹ پراپرٹی ٹیکس کی مد میں آئے ہیں؟

(ب) ان یونٹس پر پراپرٹی ٹیکس نکالنے کا فارمولہ کیا ہے اور اس مد میں 12-2011 اور 13-2012 کے دوران کتنا ٹیکس وصول کیا گیا، تفصیل فراہم کریں؟

(تاریخ وصولی 9 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 11 ستمبر 2013)

جواب

وزیر آبکاری و محصولات

(الف) ضلع شیخوپورہ میں 287 انڈسٹریل یونٹ پراپرٹی ٹیکس نیٹ میں آتے ہیں / پراپرٹی ٹیکس ادا کرتے ہیں۔ لسٹ (جھنڈی "الف") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پراپرٹی ٹیکس نکالنے کا فارمولا درج ذیل ہے:۔

ویلیوایشن ٹیبل کے مطابق رہائشی ریٹ (ذاتی یا کرایہ داری کی بناء پر، بر موقع جو بھی کیس ہو) درج ذیل شرح سے نافذ العمل ہوتے ہیں۔

1۔ ایک ایکڑ تک = قیمت بمطابق ویلیوایشن ٹیبل (ذاتی یا کرایہ داری ریٹس بر موقع حال موجود)

2۔اگلے چار ایکڑ تک = بالائی ٹیکس ریٹ میں 20% کمی کے ساتھ لاگو ہوں گے۔

3۔ پانچ ایکڑ سے زیادہ = بالائی ٹیکس ریٹ میں مزید 20% کمی کے ساتھ لاگو ہوں گے۔

ضلع شیخوپورہ میں سال 2011۔12ء کے دوران ان انڈسٹریل یونٹس سے ۔/8,476,916 روپے پراپرٹی ٹیکس وصول کیا گیا جبکہ 2012۔13ء کے دوران ۔/8,648,948 روپے پراپرٹی ٹیکس وصول کیا گیا ہے۔ تفصیل اوپر جھنڈی "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 7 اکتوبر 2013)

ضلع شیخوپورہ: ریکوری سسٹم کو بہتر کرنے کا معاملہ و دیگر تفصیلات

*1205: جناب فیضان خالد ورک: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع شیخوپورہ میں محکمہ ایکسائز کو 2011۔12 اور 2012۔13 کے دوران پراپرٹی ٹیکس، موٹر وہیکل ٹیکس، کاٹن فیس، تفریحی ٹیکس اور فیکٹریز پر ایکسائز ڈیوٹی اور ہوٹل ٹیکس سے کتنی آمدنی ہوئی ہے، معزز ایوان کو علیحدہ علیحدہ تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ 2011۔12 تا 2012۔13 کے دوران آمدن کا جو ٹارگٹ دیا گیا تھا، اس ٹارگٹ کو پورا نہیں کیا گیا، کیا اس میں ملازمین کی ملی بھگت شامل ہے، اگر نہیں تو اسکی کیا وجوہات ہیں؟

(ج) کیا حکومت اس ریکوری کے سسٹم کو شفاف بنانے کے لئے کوئی ٹھوس اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 9 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 11 ستمبر 2013)

جواب

وزیر آبکاری و محصولات

(الف) ضلع شیخوپورہ میں محکمہ ایکسائز کو 2011۔2012ء اور 2012۔13ء کے دوران پراپرٹی ٹیکس موٹر وہیکل ٹیکس، تفریحی ٹیکس، پروفیشنل ٹیکس اور فیکٹریز پر ایکسائز ڈیوٹی اور ہوٹل ٹیکس کی مد میں جو آمدنی ہوئی اس کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

2011۔2012		2012۔2013	
پراپرٹی ٹیکس	55,278,889/- روپے	پراپرٹی ٹیکس	68,264,787/- روپے
موٹر وہیکل ٹیکس	27,471,500/- روپے	موٹر وہیکل ٹیکس	45,701,705/- روپے
پروفیشنل ٹیکس	15,203,066/- روپے	پروفیشنل ٹیکس	16,591,589/- روپے
ایکسائز ڈیوٹی	4,657,025/- روپے	ایکسائز ڈیوٹی	7,253,483/-
انٹرٹینمنٹ	551,595/-	انٹرٹینمنٹ ڈیوٹی	Nil
ہوٹل ٹیکس	49,845/- روپے	ہوٹل ٹیکس	90,272/-
ٹوٹل	103,211,920/- روپے	ٹوٹل	137,901,836/- روپے

(ب) سال 2011۔2012 میں ٹارگٹ کا 92 فیصد ریکور ہوا جو کہ اطمنان بخش کارکردگی تھی جبکہ سال 2012۔2013 میں ٹارگٹ کا صرف 76 فیصد ریکور ہو سکا جس کی وجہ یہ تھی کہ ایکسائز فیس 104 ملین روپے کے خلاف لاہور ہائی کورٹ نے رٹ پٹیشن نمبری 18352/2012 بعنوان پریمئیر کیمیکل انڈسٹریز بنام محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن پنجاب میں مورخہ 13۔07۔2012 کو سٹے آرڈر جاری کر دیا۔ اگر بیان بالا 104 ملین کی ریکوری ہو جاتی تو ٹارگٹ کا 100 فیصد بلکہ زیادہ ریکوری ہو جانی تھی۔ سٹے آرڈر ابھی تک چل رہا ہے، تاہم ضلع شیخوپورہ کی سال 2012۔13 کی ریکوری، سال 2011۔12 سے 34 ملین زیادہ ہے۔

(ج) ریکوری کے سسٹم کو شفاف بنانے کے لیے محکمہ ایکسائیز نے مندرجہ ذیل اقدامات اُٹھائے ہیں:

۱۔ رجسٹریشن کے نظام کو پہلے ہی کمپیوٹرائیزڈ کر دیا گیا ہے۔

۲۔ پانچ بڑے شہروں ملتان، لاہور، فیصل آباد، گوجرانوالہ اور راولپنڈی میں پراپرٹی ٹیکس کو یکم جولائی 2013 سے کمپیوٹرائیزڈ کیا جا رہا ہے جو کہ پنجاب کے مجموعی پراپرٹی ٹیکس کا 75 فیصد بنتا ہے۔ نیز موٹر ٹیکس / پراپرٹی ٹیکس کی آن لائن ریکوری کے لیے پنجاب بنک کے ساتھ بات چیت بھی جاری ہے۔

۳۔ رسیدوں کی جانچ پرکھ کے لیے مستقل انٹرنل آڈیٹر تعینات کیے گئے ہیں تاکہ بوگس رسیدوں کے سلسلہ میں چیک اینڈ بیلنس کا نظام قائم کیا جا سکے۔

۴۔ ماہانہ محکمانہ ریکوری کو ضلعی سطح پر محکمہ خزانہ سے تصدیق کیا جاتا ہے جبکہ ڈائیریکٹوریٹ جنرل آفس بھی اکاؤنٹنٹ جنرل پنجاب سے ریکوری کے اعداد و شمار کو ماہانہ بنیاد پر صوبائی سطح پر تصدیق کرواتا ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 3 دسمبر 2013)</u>

<u>گوجرانوالہ: پراپرٹی ٹیکس کی وصولی و دیگر تفصیلات</u>

*1437: <u>محترمہ ناہید نعیم</u>: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 2009 سے آج تک گوجرانوالہ میں محکمہ ہذا نے مکانات، دکانات اور رہائشی آبادیوں سے پراپرٹی ٹیکس کی مد میں کتنا ریونیو اکٹھا کیا، کم از کم کتنے رقبہ کے مکانات پر ٹیکس معاف ہے؟

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران گوجرانوالہ شہر کے کتنے پلازوں سے پراپرٹی ٹیکس کی مد میں کتنا ٹیکس وصول ہوا اور جن پلازوں سے ٹیکس وصول نہیں کیا گیا، ان پلازوں کے نام، مالکان کے نام اور مقام بیان فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 19 جولائی 2013 تاریخ ترسیل 11 ستمبر 2013)

جواب

وزیر آبکاری و محصولات

(الف) سال 2009 سے آج تک گوجرانوالہ میں محکمہ ہذا نے مکانات، دکانات اور رہائشی آبادیوں سے پراپرٹی ٹیکس کی مد میں مبلغ۔ /761,568,648 روپے وصول کیے، نیز یہ کہ پانچ مرلہ تک مکانات پر ٹیکس معاف ہے۔ تفصیل جھنڈی "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران گوجرنوالہ شہر کے 21 پلازوں سے پراپرٹی ٹیکس کی مد میں مبلغ۔ /106,323,18 روپے وصول کیے گئے، تفصیل ریکوری جھنڈی "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ نیز گوجرانولہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی گوجرانوالہ کے 2 پلازے (ٹرسٹ پلازہ جی ٹی روڈ، جی ڈی اے پلازہ گوندلانوالہ پھاٹک) ایسے ہیں جن کے ذمہ مبلغ۔ /309,184,64 روپے پراپرٹی ٹیکس واجب الادا ہے اور عدالت جناب منصور احمد خان، ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج گوجرانولہ میں کیس ہونے کی وجہ سے ان 2 پلازوں سے وصولی نہ ہو سکی جس میں آئندہ تاریخ سماعت 2013-10-14 ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 21 اکتوبر 2013)

لاہور: ''اے'' کیٹیگری کے پانچ مرلہ کے مکانات کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1668: ڈاکٹر نوشین حامد: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبائی دارالحکومت لاہور میں پراپرٹی ٹیکس کون کون سی پراپرٹی پر لاگو ہے؟

(ب) رہائشی علاقوں میں مکانات کی کتنی کیٹیگریز ہیں۔ان کی تفصیل بتائی جائے؟

(ج) صوبائی دارالحکومت میں مکانات کی ''اے'' کیٹیگری کہاں کہاں واقع ہے؟

(د) صوبائی دارالحکومت میں ''اے'' کیٹیگری کے پانچ مرلہ تک کتنے مکانات ہیں ان کی تعداد علاقہ وائز بتائی جائے؟

(تاریخ وصولی یکم اگست 2013 تاریخ ترسیل 2 اکتوبر 2013)

جواب

وزیر آبکاری و محصولات

(الف) پراپرٹی ٹیکس ہر قسم کی رہائشی، کمرشل جائیداد پر لاگو ہوتا ہے تاہم مندرجہ ذیل ادارے /اشخاص پراپرٹی ٹیکس سے مستثنےٰ ہیں

۱) وفاقی، صوبائی اور مقامی حکومتوں کی جائیدادیں۔

۲) رفاہی ادارے مثلاً مسجد، چرچ وغیرہ۔

۳) معذور افرد، بیوہ، نابالغ یتیم بچے کو سالانہ۔ /12,150 روپے تک ٹیکس۔

۴) ریٹائرڈ سرکاری ملازم کا ذاتی رہائشی گھر ایک کنال رقبہ تک۔

۵) ایک سے لے کر 5 مرلے تک کا رہائشی مکان ماسوائے "A" کیٹیگری

(ب) صوبائی دارالحکومت میں مکانات کی پانچ کیٹیگری "A" تا "E" کیٹیگری۔

(ج) صوبائی دارالحکومت میں ریس کورس، لارنس روڈ، جی او آر، کوئینز روڈ، مال روڈ، وکٹوریہ پارک، بیڈن روڈ، زمان پارک، سندر داس روڈ، ایجرٹن روڈ، کشمیر روڈ، میکلوڈ روڈ، اپر مال سکیم، اپر مال، سکندر روڈ، آنند روڈ، ظفر علی روڈ، خضر روڈ، وزیر علی روڈ، عزیز ایونیو، کینال بنک روڈ، سکارچ کارنر، گلبرگ، جیل روڈ، شادمان، شاہ جمال، گارڈن ٹاؤن، مسلم ٹاؤن، ماڈل ٹاؤن، ماڈل ٹاؤن ایکسٹنشن میں واقع مکانات A کیٹیگری میں واقع ہیں۔

(د) صوبائی دارالحکومت میں "A" کیٹیگری کے پانچ مرلہ تک کے 2194 مکانات ہیں تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 6 نومبر 2013)

لاہور: لاگو پراپرٹی ٹیکس کی تفصیلات

*1886: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبائی دارالحکومت لاہور میں پراپرٹی ٹیکس کون کونسی پراپرٹی پر لاگو ہے؟

(ب) رہائشی علاقوں میں مکانات کی کتنی کیٹگریز ہیں، ان کی تفصیل بتائی جائے؟

(ج) صوبائی دارالحکومت میں مکانات کی ''اے'' کیٹیگری کہاں کہاں واقع ہے، تفصیل بتائی جائے؟

(د)صوبائی دارالحکومت میں "اے" کیٹیگری کے پانچ مرلہ تک کتنے مکانات ہیں،ان کی تعداد علاقہ وائز بتائی جائے؟

(تاریخ وصولی 16اگست 2013تاریخ ترسیل 18ستمبر 2013)

جواب

وزیر آبکاری ومحصولات

(الف) پراپرٹی ٹیکس ہر قسم کی رہائشی، کمرشل جائیداد پر لاگو ہوتا ہے تاہم مندرجہ ذیل ادارے /اشخاص پراپرٹی ٹیکس سے مستثنےٰ ہیں

۱) وفاقی، صوبائی اور مقامی حکومتوں کی جائیدادیں۔

۲) رفاہی ادارے مثلاً مسجد، چرچ وغیرہ۔

۳) معذور افرد، بیوہ، نابالغ یتیم بچے کو سالانہ۔/12,150روپے تک ٹیکس۔

۴) ریٹائرڈ سرکاری ملازم کا ذاتی رہائشی گھر ایک کنال رقبہ تک۔

۵) ایک سے لے کر 5مرلے تک کا رہائشی مکان ماسوائے "A" کیٹیگری

(ب)صوبائی دارالحکومت میں مکانات کی پانچ کیٹیگری "A"تا"E" کیٹیگری۔

(ج)صوبائی دارالحکومت میں ریس کورس، لارنس روڈ، جی او آر، کوئینز روڈ، مال روڈ، وکٹوریہ پارک، بیڈن روڈ، زمان پارک، سندرداس روڈ، ایجرٹن روڈ، کشمیر روڈ، میکلوڈ روڈ، اپر مال سکیم، اپر مال، سکندر روڈ، آنند روڈ، ظفر علی روڈ، خضر روڈ، وزیر علی روڈ، عزیز ایونیو، کینال بنک روڈ، سکارچ کارنر، گلبرگ، جیل روڈ، شادمان، شاہ جمال، گارڈن ٹاؤن، مسلم ٹاؤن، ماڈل ٹاؤن، ماڈل ٹاؤن ایکسٹنشن میں واقع مکانات A کیٹیگری میں واقع ہیں۔

(د)صوبائی دارالحکومت میں "A" کیٹیگری کے پانچ مرلہ تک کے 2194مکانات ہیں تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 20دسمبر 2013)

پنجاب کے ہوٹلوں وریسٹورینٹس پر سیلز ٹیکس کے نفاذ کی تفصیلات

*1888: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب میں ہوٹلوں اور ریسٹورینٹس کی سیلز پر ایکسائز ٹیکس نافذ کیا جاتا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا ایسے ریسٹورینٹس کی درجہ بندی (Categorization) کی جاتی ہے اور اس درجہ بندی کا Criteria کیا ہے۔ تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 16 اگست 2013 تاریخ ترسیل 18 ستمبر 2013)

جواب

وزیر آبکاری و محصولات

(الف) پنجاب میں ہوٹلوں اور ریسٹورینٹس کی سیل پر ایکسائز کے نام سے کوئی ٹیکس نافذ نہ ہے۔ تاہم وہ رہائشی ہوٹلز جو کمرہ کرایہ پر دیتے ہیں ان سے کل بکنگ کی رقم کا 8 فیصد بیڈ ٹیکس وصول کیا جاتا ہے نیز وہ ہوٹلز جن کے پاس L-2 شاپ کا لائسنس ہے وہاں شراب کی فروخت پر وینڈ فیس (Vend Fee) کے نام سے ٹیکس وصول کیا جاتا ہے۔ شراب کی 750ml بوتل پر -/225 روپے فی بوتل اور بیئر کی 500ml بوتل پر 32 روپے 50 پیسے وینڈ فیس وصول کی جاتی ہے۔

(ب) Vend Shop اور بیڈ ٹیکس کی وصولی کے لئے کوئی درجہ بندی نہ کی جاتی ہے۔ بیان بالا فکس ریٹس کی بنیاد پر ریکوری کی جاتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 22 مارچ 2014)

ضلع لاہور: شراب نوشی کے پرمٹ ہولڈرز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2403: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں 2013 میں شراب نوشی کے پرمٹ ہولڈر کی کل تعداد کیا تھی اور 2013 میں کتنے مزید پرمٹ منظور کئے گئے؟
(ب) کیا یہ درست ہے کہ نوے فیصد غیر مسلم پرمٹ ہولڈر شراب حاصل کر کے مسلمانوں کو فروخت کر دیتے ہیں، پرمٹ دینے کا کیا طریقہ کار ہے، کیا یہ دیکھا جاتا ہے کہ پرمٹ کے لئے درخواست دینے والا اتنی مالی استطاعت رکھتا ہے کہ وہ اتنی مہنگی شراب خود خرید اور استعمال کر سکے، اور محکمہ نے پرمٹ ہولڈر کے شراب کو آگے فروخت (Resale) کرنے کے سدباب کا کیا اہتمام کیا ہے؟
(ج) مالی سال 13-2012 میں حکومت پنجاب کو شراب کی فروخت پر کتنی آمدنی ٹیکس کی مد میں موصول ہوئی؟

(تاریخ وصولی 5 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 18 دسمبر 2013)

جواب

وزیر آبکاری و محصولات

(الف) ضلع لاہور میں یکم جنوری 2013 تا 31 دسمبر 2013 تک 12177 PR-1 اور PR-2 پرمٹ جاری کیے گئے اور ان میں 1226 نئے پرمٹ شامل ہوئے۔
(ب) ایسی کوئی بات محکمہ کے علم میں نہ ہے۔ شراب صرف ملکی و غیر ملکی غیر مسلموں کو Punjab Prohitbition (Enforcement of Hadd) Order,1979 کے تحت برائے ذاتی استعمال جاری کی جاتی ہے۔ شراب کی آگے فروخت کے سدباب کے لئے متعلقہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر کی زیر نگرانی وقتاً فوقتاً چیکنگ کی جاتی ہے۔ ہر پرمٹ ہولڈر زیادہ سے زیادہ چھ یونٹ ماہانہ حاصل کر سکتا ہے۔ پرمٹ کے ناجائز استعمال کی صورت میں پرمٹ منسوخ کرنے کے علاوہ تادیبی کارروائی بھی کی جاسکتی ہے۔

(ج)مالی سال13۔2012میں حکومت پنجاب کو ضلع لاہور میں شراب کی فروخت سے Vend Fee کی صورت میں صرف665.567ملین روپے موصول ہوئے جبکہ پورے پنجاب سے شراب کی فروخت سے964ملین روپے کی آمدنی ہوئی۔

(تاریخ وصولی جواب29جنوری2014)

لاہور: پراپرٹی ٹیکس کا سروے ودیگر تفصیلات

*2404:ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیاوزیر آبکاری ومحصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پراپرٹی ٹیکس کے لئے لاہور شہر کا سروے کب کیا گیا تھا شہر کو ٹیکس سروے کے مطابق مختلف کیٹیگریز میں تقسیم کرنے کے لئے کیا اصول وضوابط ہیں-آئندہ کب سروے ہوگا-یہ سروے کن مقاصد کے لئے کتنے عرصہ کے لیے کیا جاتا ہے؟

(ب) کیا پراپرٹی ٹیکس کا تمام ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کر دیا گیا ہے-کیا محکمہ پراپرٹی مالک کو جس کا اندراج ان کے پاس ہوا سے پراپرٹی ٹیکس نمبر اور محکمانہ ریکارڈ کے مطابق پراپرٹی نمبر کا کارڈ جاری کرنے کو تیار ہے،اگر نہیں تو کیوں؟

(تاریخ وصولی5ستمبر2013تاریخ ترسیل18دسمبر2013)

جواب

وزیر آبکاری ومحصولات

(الف)لاہور شہر میں پراپرٹی ٹیکس کی تشخیص ووصولی2002-2001میں کیے گئے سروے کی بنیاد پر کی جارہی ہے۔تاہم سروے2013 تکمیل کے مراحل میں ہے۔سروے کی بنیاد پر پراپرٹی ٹیکس کی تشخیص ووصولی کا ریکارڈ عموماً پانچ سال کے لئے مرتب کیا جاتا ہے۔پراپرٹی ٹیکس کے لئے کیٹیگریز کی تقسیم آبادیوں کی اوسط کرایہ داری کی بنیاد پر کی جاتی ہے۔

(ب)2013میں کیے گئے سروے میں پانچ بڑے اضلاع (راولپنڈی، گوجرانوالہ،لاہور، ملتان، فیصل آباد) کا پراپرٹی ٹیکس کا ریکارڈ اربن یونٹ کی مدد سے کمپیوٹرائزڈ کیا جارہا ہے۔سروے جو کہ

تکمیل کے مراحل میں ہے اگر گورنمنٹ اس کی منظوری دے دیتی ہے تو پراپرٹی مالک اپنی پراپرٹی کا نمبر اور اندراجات کی کمپیوٹرائزڈ نقل جب چاہے لے سکے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 29 جنوری 2014)

ضلع لاہور: گاڑیوں کی رجسٹریشن فیس کی وصولی کے دفاتر کی تفصیلات

*2718: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت کو گاڑیوں کی کیپیٹل ویلیو رجسٹریشن فیس وصول کرنے کا اختیار نہیں؟

(ب) ضلع لاہور میں گاڑیوں کی رجسٹریشن فیس کی وصولی کے کل کتنے دفاتر کہاں کہاں واقع ہیں؟

(تاریخ وصولی 24 دسمبر 2013 تاریخ ترسیل 22 جنوری 2014)

جواب

وزیر آبکاری و محصولات

(الف) یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت کے ایماء پر محکمہ ایکسائز گاڑیوں کی رجسٹریشن کے وقت قیمت کے مطابق رجسٹریشن فیس وصول کرتا ہے، مگر اس کے علاوہ بھی کچھ دوسرے عوامل ہیں جن کو مدنظر رکھتے ہوئے رجسٹریشن فیس کی اسیسمنٹ کی جاتی ہے جن میں انجن کی طاقت (CC) اور تاریخ خرید گاڑی بمطابق انوائس شامل ہے۔ مختلف اقسام کی گاڑیوں کی رجسٹریشن فیس مختلف ہوتی ہے۔ تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جہاں تک وفاقی کیپٹل ویلیو ٹیکس (CVT) کی بات ہے تو محکمہ فی الحال CVT وصول نہیں کرتا یہ کام FBR انجام دے رہا ہے۔ سیلز ٹیکس آن سروسز کی ریکوری صوبوں کو منتقل ہو چکی ہے اور یہ کام پنجاب ریوینو اتھارٹی سرانجام دے رہی ہے۔

(ب) ضلع لاہور میں گاڑیوں کی رجسٹریشن فیس وصول کرنے کے لیے چار دفاتر کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:-

1۔ موٹر رجسٹرنگ اتھارٹی A-2 فرید کوٹ روڈ لاہور

2۔ موٹر رجسٹرنگ اتھارٹی A-31 بلاک XX خیابانِ اقبال، DHA لاہور

3۔ موٹر رجسٹرنگ اتھارٹی M۔20-19 ماڈل ٹاؤن ایکسٹنشن، لاہور

4۔ موٹر رجسٹرنگ اتھارٹی علی پلازہ، ایمپرس روڈ، لاہور

(تاریخ وصولی جواب 25 مارچ 2014)

ضلع فیصل آباد: ہوٹلوں / اداروں کی تعداد اور شراب کی فراہمی و فروخت کی تفصیلات

*2728: میاں طاہر پرویز: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں ایسے ہوٹل اور اداروں کی تفصیل بتائی جائے جن کو حکومت کی طرف سے شراب فراہم کی جاتی ہے؟

(ب) ہر ہوٹل اور ادارہ کو ماہانہ اور روزانہ کس شرح سے شراب فراہم کی جاتی ہے؟

(ج) یہ ہوٹل اور ادارے کن کن اشخاص / افراد / کمپنیوں کو شراب کس طریق کار کے تحت فروخت کر سکتے ہیں؟

(د) کیا ان اداروں اور ہوٹلوں کو شراب کے صحیح طریق کار کے مطابق فروخت کی چیکنگ کے لئے سرکاری ملازم تعینات ہیں، ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل بیان کریں؟

(ہ) جن اداروں / ہوٹلوں نے پچھلے دو سال کے دوران شراب کی فروخت قواعد کے برعکس کی، کیا ان کے خلاف کارروائی کی گئی، ان ہوٹلوں کے نام بتائیں؟

(تاریخ وصولی 24 دسمبر 2013 تاریخ ترسیل 9 جنوری 2014)

جواب

وزیر آبکاری و محصولات

(الف) ضلع فیصل آباد میں ایسا کوئی ہوٹل یا ادارہ نہ ہے جس کو حکومت کی جانب سے شراب فراہم کی جاتی ہو۔ البتہ فیصل آباد میں سیرینا ہوٹل کے پاس شراب فروخت کرنے کا لائسنس L-2 ہے۔

(ب) L-2 لائسنس ہولڈر ہوٹل اپنی ضرورت کے مطابق شراب ساز اداروں سے شراب حاصل کرتے ہیں۔

(ج) شراب کسی کمپنی کو فروخت نہیں کی جاتی۔ تاہم L-2 لائسنس ہولڈر، ہوٹل صرف ملکی / غیر ملکی غیر مسلم پرمٹ ہولڈر افراد کو قواعد کے تحت شراب فروخت کر سکتے ہیں جس کو نفاذِ حدود آرڈر 1979 کے سیکشن 4 اور پنجاب نفاذِ حدود رولز کے رول 18 کے مطابق کنٹرول کیا جاتا ہے۔ (متعلقہ قانون کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) رائج الوقت طریقہ کار (SOP) کے مطابق ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر (ایکسائز) فیصل آباد BS-17 کے زیر نگرانی وقتاً فوقتاً چیکنگ کی جاتی ہے (SOP کی کاپی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔ سید علی بختیار شاہ موجودہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر، ایکسائز برانچ فیصل آباد Vend شاپ کی انسپیکشن پر تعینات ہیں اور انہیں آرڈر نمبری

I-(E&T)E/42-5 مورخہ 2013-08-12 سے تعینات کیا گیا ہے۔ (آرڈر کاپی (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔

(ہ) فیصل آباد میں پچھلے دو سالوں کے دوران کسی بھی L-2 لائسنس ہولڈر ہوٹل میں شراب کی فروخت کے سلسلہ میں اس قسم کی کوئی بے قاعدگی رپورٹ نہ ہوئی ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 11 فروری 2014)</u>

<u>ضلع راولپنڈی: ہوٹلوں کی تعداد و دیگر تفصیلات</u>

*2729: <u>میاں طارق محمود</u>: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راولپنڈی میں ایسے ہوٹل اور اداروں کی تفصیل بتائی جائے جن کو حکومت کی طرف سے شراب فراہم کی جاتی ہے؟

(ب) ہر ہوٹل اور ادارہ کو ماہانہ اور روزانہ کس شرح سے شراب فراہم کی جاتی ہے؟

(ج) یہ ہوٹل اور ادارے کن کن اشخاص / افراد / کمپنیوں کو شراب کس طریق کار کے تحت فروخت کر سکتے ہیں؟

(د) کیا ان اداروں اور ہوٹلوں کو شراب کے صحیح طریق کار کے مطابق فروخت کی چیکنگ کے لئے سرکاری ملازم تعینات ہیں، ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل بیان کریں؟

(ہ) پچھلے دو سالوں کے دوران جن اداروں / ہوٹلوں نے شراب کی فروخت قواعد کے بر عکس کی، ان کے خلاف کارروائی کی گئی، ان ہوٹلوں کے نام بتائیں؟

(تاریخ وصولی 24 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 26 دسمبر 2013)

جواب

وزیر آبکاری و محصولات

(الف) ضلع راولپنڈی میں ایسا کوئی ہوٹل یا ادارہ نہ ہے جس کو حکومت کی جانب سے شراب فراہم کی جاتی ہو۔ البتہ راولپنڈی کے تین ہوٹل جن میں پرل کانٹینینٹل ہوٹل مال روڈ راولپنڈی، فلشمین ہوٹل آف دی مال روڈ راولپنڈی، پری کانٹینینٹل ہوٹل بھوربن مری شامل ہیں کے پاس شراب فروخت کرنے کا لائسنس L-2 ہے۔

(ب) L-2 لائسنس ہولڈر ہوٹل اپنی ضرورت کے مطابق شراب ساز اداروں سے شراب حاصل کرتے ہیں۔

(ج) شراب کسی کمپنی کو فروخت نہیں کی جاتی۔ تاہم L-2 لائسنس ہولڈر، ہوٹل صرف ملکی / غیر ملکی غیر مسلم پرمٹ ہولڈر افراد کو قواعد کے تحت شراب فروخت کر سکتے ہیں جس کو نفاذِ حدود آرڈر 1979 کے سیکشن 4 اور پنجاب نفاذِ حدود رولز کے رول 18 کے مطابق کنٹرول کیا جاتا ہے۔ (متعلقہ قانون کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) رائج الوقت طریقہ کار (SOP) کے مطابق ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر (ایکسائز) راولپنڈی BS-17 کے زیر نگرانی وقتاً فوقتاً چیکنگ کی جاتی ہے (SOP کی کاپی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔ محمد انجم لطیف موجودہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر (OPS) ایکسائز برانچ راولپنڈی Vend شاپ کی انسپیکشن پر تعینات ہیں اور انہیں آرڈر نمبری I۔E(E&T)/42-5 مورخہ 2013۔08۔12 سے تعینات کیا گیا ہے۔ (آرڈر کاپی (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔

(ہ) راولپنڈی میں پچھلے دوسالوں کے دوران کسی بھی L-2 لائسنس ہولڈر ہوٹل میں شراب کی فروخت کے سلسلہ میں اس قسم کی کوئی بے قاعدگی رپورٹ نہ ہوئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 29 جنوری 2014)

ضلع لاہور: ہوٹلوں کی تعداد ودیگر تفصیلات

*2734: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں ایسے ہوٹل اور اداروں کی تفصیل بتائی جائے جن کو حکومت کی طرف سے شراب فراہم کی جاتی ہے؟

(ب) ہر ہوٹل اور ادارہ کو ماہانہ اور روزانہ کس شرح سے شراب فراہم کی جاتی ہے؟

(ج) یہ ہوٹل اور ادارے کن کن اشخاص / افراد / کمپنیوں کو شراب کس طریق کار کے تحت فروخت کر سکتے ہیں؟

(د) کیا ان اداروں اور ہوٹلوں کو شراب کے صحیح طریق کار کے مطابق فروخت کی چیکنگ کے لئے سرکاری ملازم تعینات ہیں، ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل بیان کریں؟

(و) پچھلے دوسالوں کے دوران جن اداروں / ہوٹلوں نے شراب کی فروخت قواعد کے برعکس کی، ان کے خلاف کارروائی کی گئی، ان ہوٹلوں کے نام بتائیں؟

(تاریخ وصولی 24 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 23 دسمبر 2013)

جواب

وزیر آبکاری و محصولات

(الف) ضلع لاہور میں ایسا کوئی ہوٹل یا ادارہ نہ ہے جس کو حکومت کی جانب سے شراب فراہم کی جاتی ہو۔ البتہ لاہور کے چار ہوٹل جن میں پی سی ہوٹل، آواری ہوٹل، ہاسپٹلیٹی ان، ایمبیسیڈر ہوٹل شامل ہیں کے پاس شراب فروخت کرنے کا لائسنس L-2 ہے۔

(ب) L-2 لائسنس ہولڈر ہوٹل اپنی ضرورت کے مطابق شراب ساز اداروں سے شراب حاصل کرتے ہیں۔

(ج) شراب کسی کمپنی کو فروخت نہیں کی جاتی۔ تاہم L-2 لائسنس ہولڈر، ہوٹل صرف ملکی / غیر ملکی غیر مسلم پرمٹ ہولڈر افراد کو قواعد کے تحت شراب فروخت کر سکتے ہیں جس کو نفاذِ حدود آرڈر 1979 کے سیکشن 4 اور پنجاب نفاذِ حدود رولز کے رول 18 کے مطابق کنٹرول کیا جاتا ہے۔

(متعلقہ قانون کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) رائج الوقت طریقہ کار (SOP) کے مطابق ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر (ایکسائز) لاہور BS-17 کے زیر نگرانی وقتاً فوقتاً چیکنگ کی جاتی ہے (SOP کی کاپی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔ محمد خالد باجوہ موجودہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر (OPS)، ایکسائز برانچ لاہور Vend شاپ کی انسپیکشن پر تعینات ہیں اور انہیں آرڈر نمبری

I-(E&T)E/42-5 مورخہ یکم اکتوبر 2012ء سے تعینات کیا گیا ہے۔ (آرڈر کاپی (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔

(ہ) لاہور میں پچھلے دو سالوں کے دوران کسی بھی L-2 لائسنس ہولڈر ہوٹل میں شراب کی فروخت کے سلسلہ میں اس قسم کی کوئی بے قاعدگی رپورٹ نہ ہوئی ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 29 جنوری 2014)</u>

<u>ضلع ملتان: ہوٹلوں کی تعداد و دیگر تفصیلات</u>

*2736: <u>محترمہ نبیلہ حاکم علی خان</u>: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ملتان میں ایسے ہوٹل اور اداروں کی تفصیل بتائی جائے جن کو حکومت کی طرف سے شراب فراہم کی جاتی ہے؟

(ب) ہر ہوٹل اور ادارہ کو ماہانہ اور روزانہ کس شرح سے شراب فراہم کی جاتی ہے؟

(ج) یہ ہوٹل اور ادارے کن کن اشخاص / افراد / کمپنیوں کو شراب کس طریق کار کے تحت فروخت کر سکتے ہیں؟

(د) کیا ان اداروں اور ہوٹلوں کو شراب کے صحیح طریق کار کے مطابق فروخت کی چیکنگ کے لئے سرکاری ملازم تعینات ہیں، ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل بیان کریں؟

(ہ) پچھلے دو سالوں کے دوران جن اداروں / ہوٹلوں نے شراب کی فروخت قواعد کے برعکس کی، ان کے خلاف کارروائی کی گئی، ان ہوٹلوں کے نام بتائیں؟

(تاریخ وصولی 24 دسمبر 2013 تاریخ ترسیل 21 جنوری 2014)

جواب

وزیر آبکاری و محصولات

(الف) ضلع ملتان میں ایسا کوئی ہوٹل یا ادارہ نہ ہے جس کو حکومت کی جانب سے شراب فراہم کی جاتی ہو۔ البتہ صرف ایک ہوٹل رمادا ہے جسکو غیر مسلموں کو پرمٹ پر شراب فروخت کرنے کا لائسنس L-2(Retail) دیا گیا ہے۔

(ب) L-2 لائسنس ہولڈر ہوٹل اپنی ضرورت کے مطابق شراب ساز اداروں سے شراب حاصل کرتے ہیں۔

(ج) شراب کسی کمپنی کو فروخت نہیں کی جاتی۔ تاہم L-2 لائسنس ہولڈر، ہوٹل صرف ملکی / غیر ملکی غیر مسلم پرمٹ ہولڈر افراد کو قواعد کے تحت شراب فروخت کر سکتے ہیں جس کو نفاذِ حدود آرڈر 1979 کے سیکشن 4 اور پنجاب نفاذِ حدود رولز کے رول 18 کے مطابق کنٹرول کیا جاتا ہے۔ (متعلقہ قانون کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) رائج الوقت طریقہ کار (SOP) کے مطابق ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر (ایکسائز) ملتان BS-17 کے زیر نگرانی وقتاً فوقتاً چیکنگ کی جاتی ہے (SOP کی کاپی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔ ملک جلیل الرحمن موجودہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر، ایکسائز برانچ ملتان Vend شاپ کی انسپیکشن پر تعینات ہیں اور انہیں آرڈر نمبری E(E&T)-I-5-42/ مورخہ 16-09-2013 سے تعینات کیا گیا ہے۔ (آرڈر کاپی (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔

(ہ) ملتان میں پچھلے دو سالوں کے دوران کسی بھی L-2 لائسنس ہولڈر ہوٹل میں شراب کی فروخت کے سلسلہ میں اس قسم کی کوئی بے قاعدگی رپورٹ نہ ہوئی ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 20 فروری 2014)</u>

ساہیوال ڈویژن میں ہوٹلوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

***2737: محترمہ نبیلہ حاکم علی خان: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-**

(الف) ضلع ساہیوال میں ہوٹل اور اداروں کی تفصیل بتائی جائے جن کو حکومت کی طرف سے شراب فراہم کی جاتی ہے؟

(ب) ہر ہوٹل اور ادارہ کو ماہانہ اور روزانہ کس شرح سے شراب فراہم کی جاتی ہے؟

(ج) یہ ہوٹل اور ادارے کن کن اشخاص / افراد / کمپنیوں کو شراب کس طریق کار کے تحت فروخت کر سکتے ہیں؟

(د) کیا ان اداروں اور ہوٹلوں کو شراب کے صحیح طریق کار کے مطابق فروخت کی چیکنگ کے لئے سرکاری ملازم تعینات ہیں، ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل بیان کریں؟

(ہ) پچھلے دو سالوں کے دوران جن اداروں / ہوٹلوں نے شراب کی فروخت قواعد کے برعکس کی، ان کے خلاف کارروائی کی گئی، ان ہوٹلوں کے نام بتائیں؟

(تاریخ وصولی 24 دسمبر 2013 تاریخ ترسیل 21 جنوری 2014)

جواب

وزیر آبکاری و محصولات

(الف) ضلع ساہیوال میں حکومت کی جانب سے کسی بھی ہوٹل / اداروں کو شراب کی فراہمی کا لائسنس جاری نہ کیا گیا ہے۔

(ب) ضلع ساہیوال میں شراب فروخت کرنے کا لائسنس نہ ہے۔

(ج) ضلع ساہیوال میں کسی ہوٹل یا ادارے کے پاس شراب کی فروخت کا لائسنس نہ ہے۔

(د) ضلع ساہیوال میں کسی ہوٹل یا ادارے کے پاس شراب کی فروخت کا لائسنس نہ ہے۔، لہذا چیکنگ کے لیے کوئی ملازم تعینات نہ ہے۔

(ہ) ضلع ساہیوال میں کسی ہوٹل یاادارے کے پاس شراب کی فروخت کالائسنس نہ ہے۔ لہذا کسی ہوٹل یاادارے کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 11 مئی 2014)

گوجرانوالہ: محکمہ ایکسائز کے دفتر میں ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

2760*: ڈاکٹر مراد راس: کیاوزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گوجرانوالہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن دفتر میں کس کس گریڈ کے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) یہ ملازمین کتنے کتنے عرصہ سے اس دفتر میں کام کر رہے ہیں، گریڈ وائز تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) موٹر برانچ میں کتنے ملازمین کس کس گریڈ کے کب سے یہاں پر تعینات ہیں یہ کس اتھارٹی کی سفارش پر تعینات کیے گئے ہیں، ان کا نام وعہدہ سے بھی آگاہ کریں؟

(د) کیایہ درست ہے کہ مذکورہ برانچ میں تمام اہلکاران بغیر رشوت دیئے کوئی کام نہیں کرتے بلکہ کرپشن کی وجہ سے ان اہلکاران کی ٹرانسفر بھی کی گئی، لیکن یہ ملازمین دوبارہ اثرورسوخ استعمال کرکے دوبارہ مذکورہ برانچ میں تعیناتی کروالیتے ہیں؟

(ہ) کیایہ بھی درست ہے کہ ان کی دوبارہ تعیناتی مذکورہ دفتر کے اعلیٰ افسران کی آشیرباد سے ہوئی ہے، اگر ایسانہیں ہے توان کو حکومت کب تک یہاں سے ٹرانسفر کرنے کاارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تواس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 26 دسمبر 2013 تاریخ ترسیل 29 جنوری 2014)

جواب

وزیر آبکاری و محصولات

(الف)

سکیل	تعداد
18	01
17	02

16	06
14	09
11	07
9	02
7	20
5	30
4	01
1	04

(ب) تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) موٹر برانچ میں تعینات عملہ کسی کی سفارش پر نہ لگایا گیا۔ زیادہ پر عملہ ڈیٹا انٹری آپریٹر /DEO پر مشتمل ہے۔ جن کو موٹر برانچ کی کمپیوٹرائزیشن کے بعد اسی مقصد کے لیے بھرتی کیا گیا تھا۔ باقی ملازمین بھی میرٹ کے مطابق تعینات ہیں۔ تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے موٹر برانچ میں رشوت سے کام کروانے کا کوئی تصور نہ ہے۔ تمام افسران و اہلکاران کی تعیناتی میرٹ پر کی گئی ہے۔ موجودہ اہلکاروں میں کوئی ایک بھی ایسا اہلکار نہیں ہے جس کی ٹرانسفر کرپشن کی بنیاد پر کی گئی ہو۔ موٹر برانچ کی تمام ٹرانزیکشن کمپیوٹرائزڈ ہیں۔ ہر درخواست دہندہ کو وصول کیے گیے واجبات کی کمپیوٹرائزڈ سلپ / رسید جاری کی جاتی ہے۔ جس سے وہ موقع پر ہی تصدیق کر سکتا ہے۔ کوائف کی تصدیق کے لیے SMS سروس 9966 بھی جاری کی گئی ہے۔ تمام فیسوں اور ٹیکسوں کے شیڈول موٹر برانچ کے اندر و باہر آویزاں کیے گئے ہیں۔

(ہ) درست نہ ہے جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا ہے کہ موٹر برانچ کے آفیسران و اہلکاران کی تعیناتی خالصتاً میرٹ کی بنیاد پر کی گئی ہے اور کسی بھی اعلیٰ آفسر کی آشیر باد کسی اہلکار کو حاصل نہ ہے۔ یہ افسران و اہلکاران محنت شاقہ سے کام کر رہے ہیں۔ اگر کسی ملازم کے خلاف کوئی جائز شکایت موصول ہوئی اور

انکوائری میں اس کی نااہلی ثابت ہوئی تو قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے گی جس میں موٹر برانچ سے ٹرانسفر بھی شامل ہو سکتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 25 فروری 2014)

گوجرانوالہ: محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے دفتر میں ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیلات

*2761: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ایکسائز و ٹیکسیشن دفتر گوجرانوالہ میں کس کس گریڈ میں کون کونسے ملازمین عرصہ تین سال سے زائد ایک ہی جگہ پر تعینات ہیں؟

(ب) کیا قواعد و ضوابط کے مطابق ایک ملازم ایک ہی جگہ پر تین سال سے زائد تعینات رہ سکتا ہے اگر نہیں تو مذکورہ آفس میں عرصہ تین سال سے زائد تعینات رہنے والے ملازمین کو حکومت فوری یہاں سے تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

(ج) مذکورہ دفتر کی موٹر برانچ میں کام کرنے والے ملازمین کس کس ضلع سے تعلق رکھتے ہیں؟

(د) ان ملازمین کی تعلیم، عہدہ اور گریڈ سے بھی آگاہ فرمائیں۔ان ملازمین کے تعلیمی سرٹیفکیٹ کی تصدیق کروائی گئی ہے اگر ہاں تو اس کی کاپی ایوان میں پیش کریں؟

(تاریخ وصولی 26 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 5 نومبر 2013)

جواب

وزیر آبکاری و محصولات

(الف) تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) کسی ملازم کا ایک جگہ پر تین سال سے زائد تعیناتی غیر قانونی نہ ہے اور کسی ایسے ملازم کے خلاف کوئی جائز شکایت موصول ہو تو کاروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔البتہ تین سال سے زائد عرصہ تعیناتی کی بابت محکمہ جو پالیسی وضع کریگا اس پر دفتر ہذا عمل کرے گا۔

(ج) موٹر برانچ میں کام کرنے والے تمام اہلکاروں کا تعلق ضلع گوجرانوالہ سے ہے۔ صرف موٹر رجسٹرنگ اتھارٹی محمد رضوان الحق کا تعلق ضلع چینوٹ سے ہے۔

(د) تفصیل جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 25 نومبر 2013)

گوجرانوالہ: ملازمین کے خلاف ہونے والی انکوائریوں کی تفصیلات

*2762: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن گوجرانوالہ میں اس وقت کن کن ملازمین کے خلاف کس کس بناء پر انکوائریاں کب سے چل رہی ہیں؟

(ب) پچھلے پانچ سالوں کے دوران مذکورہ دفتر کے کس کس ملازم کے خلاف کرپشن کی بنا پر انکوائریاں کی گئیں؟

(ج) یہ انکوائریاں کس کس اتھارٹی نے کیں اور ان ملازمین کے خلاف کیا کارروائی کی گئی، کیا سزا دی گئی ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ دفتر کی موٹر برانچ کے اہلکاران نے کرپشن کو فروغ دینے کے لئے دفتر کے باہر اپنے ایجنٹ بٹھائے ہوئے ہیں جن کی آشیر باد کے بغیر کسی شریف شہری کا جائز کام بھی نہیں ہوتا؟

(ہ) کیا حکومت مذکورہ دفتر کے کرپٹ اہلکاران سے شہریوں کی جان چھڑوانے کے لئے ان کو یہاں سے ٹرانسفر کرنے کے بارے میں کوئی مثبت اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 26 ستمبر 2013 تاریخ ترسیل 25 نومبر 2013)

جواب

وزیر آبکاری و محصولات

(الف) ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن گوجرانوالہ میں اس وقت مندرجہ ذیل افراد کے خلاف انکوائری چل رہی ہے۔

۱۔ سید حبیب عالم اسسٹنٹ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر (حال تعینات لاہور)

۲۔ طفیل محمد بھنڈر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن انسپکٹر (حال تعینات ڈسکہ)

۳- ظہیر اختر بٹ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن انسپکٹر (حال تعینات پراپرٹی ٹیکس)

۴- بشارت علی ڈیٹا انٹری آپریٹر (حال تعینات راولپنڈی)

۵- عبدالماجد جونیئر کلرک (حال تعینات ڈسکہ)

۶- نوید اختر ڈیٹا انٹری آپریٹر، گوجرانوالہ

۷- محمد مبارک ڈیٹا انٹری آپریٹر (حال تعینات میانوالی)

۸- احسان علی جونیئر کلرک (حال تعینات پراپرٹی ٹیکس)

ڈائیریکٹوریٹ آف انفورسمنٹ اینڈ آڈٹ نے نومبر 2012 میں موٹر برانچ گوجرانوالہ کے لائف ٹائم ٹوکن ٹیکس کا آڈٹ کیا اور گاڑیوں کے ٹوکن ٹیکس، انکم ٹیکس و پروفیشنل ٹیکس کی مد میں تقریباً 27 لاکھ روپے کی بے قاعدگیاں نوٹ کی گئیں۔ نتیجہ کے طور پر مندرجہ بالا افسران واہلکاران کے خلاف محکمانہ انکوائری بمطابق آرڈر نمبر Audit GWL/E(E&T)-I مورخہ جولائی 2013 شروع کر دی گئی جو تاحال جاری ہے اور ڈائریکٹر ایکسائز و ٹیکسیشن ریجن C لاہور انکوائری آفیسر مقرر ہیں۔

(ب) پچھلے پانچ سالوں میں دفتر ہذا کے مندرجہ ذیل ملازمین کے خلاف کرپشن کی بنیاد پر انکوائریاں کی گئیں۔

ا۔ <u>محمد اختر سالک، ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن انسپکٹر</u>: اس اہلکار کے خلاف آرڈر نمبری 1335/E مورخہ 16-06-2009 کے ذریعہ انکوائری شروع کی گئی۔ اس پر الزام تھا کہ اس نے مبلغ 35 ہزار روپے رشوت لی اور اس کے خلاف عوام الناس کے ساتھ بدتمیزی پر مقدمہ درج ہوا۔ البتہ محکمانہ انکوائری میں الزامات ثابت نہ ہونے پر مذکورہ ملازم کو بزریعہ آرڈر نمبری 2378/E مورخہ 16-09-2009 کو بری کر دیا گیا۔ (آرڈر کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

۲۔ <u>امجد اقبال چٹھہ سینئر کلرک</u>: اس اہلکار کے خلاف بزریعہ آرڈر نمبری 1274/E مورخہ 02-06-2009 انکوائری شروع کی گئی۔ اس پر الزام تھا کہ اس نے ایک گاڑی نمبری LEG-4102 کی ملکیت ٹرانسفر کروانے کیلئے مبلغ 6000 روپے غیر قانونی طور پر وصول کئے۔ اس پر

حکومتی رقم کے غبن کا الزام نہ تھا۔اس کی 5 سالہ سروس ضبط کی گئی بزریعہ آرڈر نمبری ESH/3901 مورخہ 2012-11-23 (آرڈر کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

۳۔ یوسف جیمز،ایکسائزاینڈ ٹیکسیشن انسپکٹر (OPS):اس اہلکار کے خلاف بزریعہ آرڈر نمبری E/2120 مورخہ 2009-08-19 انکوائری کی گئی۔اس پر الزام تھا کہ اس نے بجلی اور ٹیلی فون کے سرکاری بل جن کی رقم مبلغ ایک لاکھ 24 ہزار تھی خرد برد کرلی۔اس اہلکار کی بزریعہ آرڈر نمبری E/1354 مورخہ 2010-06-29 دو سال کی سروس ضبط کی گئی۔جہاں تک سرکاری رقوم کا تعلق ہے اہلکار نے دوران انکوائری وہ رقوم داخل خزانہ سرکار کرادی تھیں۔یہ اہلکار مورخہ 2011-12-10 کو فوت ہوچکا ہے (کاپی آرڈر ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

۴- راناسیف اللہ ایکسائزاینڈ ٹیکسیشن انسپکٹر (OPS) اور قاسم بھٹی (نائب قاصد):ان دونوں اہلکاروں کے خلاف بزریعہ آرڈر نمبری E/2048 مورخہ 2010-11-04 انکوائری شروع کی گئی۔ان پر الزام تھا کہ انہوں نے ایک شخص سے 10 ہزار روپے رشوت وصول کی اور انٹی کرپشن میں مقدمہ نمبری 2010/02 درج ہوا۔ بزریعہ آرڈر نمبری ESH/156 مورخہ 2013-01-21 کو راناسیف کو عدم ثبوت پر بری کردیا گیا جبکہ قاسم بھٹی نائب قاصد کی 5 سال کی سروس ضبط کی گئی۔

۵- راناخالد (جونیئر کلرک):اس اہلکا کے خلاف بزریعہ آرڈر نمبری Estt/3213 مورخہ 2012-09-08 کو انکوائری شروع کی گئی۔اس پر الزام تھا کہ اس نے 21 گاڑیوں کی مد میں ایک لاکھ 4 ہزار روپے کے ٹیکس کا غبن کیا۔اس کو بذریعہ آرڈر نمبری Estt/4193 مورخہ 2012-12-31 جبری ریٹائرمنٹ کی سزا کے ساتھ ساتھ حکومتی نقصان پورا کرنے کا حکم دیا گیا۔اس سابقہ اہلکار نے تمام واجبات محکمہ ہذا کے ابھی ادا کرنے ہیں۔اس نے پنشن اور دوسرے واجبات وصول کرنے کیلیئے ابھی درخواست جمع نہ کرائی ہے جو نہی پنشن کی درخواست / کاغذات وصول ہوئے ریکوری کے لیے ضروری کاروائی عمل میں لائی جایئگی۔

(ج) انکوائریاں ڈائریکٹر ایکسائزاینڈ ٹیکسیشن، گوجرانوالہ نے کیں جو مجاز اتھارٹی ہیں۔

ان ملازمین کے خلاف کاروائی کی گئی اور حسب ذیل سزادی گئی۔

۱- محمد اختر سالک انسپکٹر (OPS) بری الزام

۲- محمد اختر سالک انسپکٹر (OPS) بری الزام

۳- امجد اقبال چٹھہ انسپکٹر (OPS) 5 سال کی سروس ضبط کی گئی

۴- یوسف جیمز انسپکٹر (OPS) 2 سال کی سروس ضبط کی گئی (فوت شدہ)

۵- راناسیف اللہ J/C بری الزام

۶- قاسم علی بھٹی نائب قاصد 5 سال کی سروس ضبط کی گئی

۷- محمد اختر سالک انسپکٹر (OPS) دوسال کی سالانہ ترقی روک دی گئی

۸- رانا محمد خالد J/C۔ /1,04,290 روپے ریکوری جمع کروانے کا حکم دیا گیا اور جبری ریٹائر کر دیا گیا۔

(د) گوجرانوالہ موٹر برانچ کے اہلکاران نے دفتر ایکسائز کے باہر کوئی ایجنٹ نہ بھٹایا ہے۔ موٹر برانچ میں تمام قسم کی گاڑیوں کی رجسٹریشن ودوسرے کاموں کے لیے ون ونڈو آپریشن جاری ہے۔ تمام لوگ جو اپنے کاموں سے موٹر برانچ میں آتے ہیں انہیں خوش اسلوبی سے سنا جاتا ہے اور ان کے مسائل کے حل کے لیے تمام سٹاف ہمہ وقت تیار ہوتا ہے۔ تمام فیسوں کے ریٹ آویزاں ہیں اور بورڈ لگائے گئے ہیں کہ کوئی آدمی کسی ایجنٹ کے ذریعے کام نہ کرائے بلکہ سرکاری اہلکار سے رابطہ کرے موٹر برانچ میں الیکٹرونکس ٹوکن کا سسٹم بھی لگایا گیا ہے اور اداشدہ فیس کی کمپیوٹرائزڈ رسید جاری کی جاتی ہے اور اداشدہ رقم کی تصدیق کیلئے SMS سروس بھی شروع کی گئی ہے تاکہ لوگ خود فائلیں جمع کرائیں اور اپنی فائلوں اور رقوم کو محفوظ بنائیں۔

(ہ) دفتر ایکسائز گوجرانوالہ میں کرپشن نہ ہے تاہم حفاظتی اقدامات کے تحت مذکورہ دفتر میں کرپشن کی روک تھام کے لئے تمام اہلکاروں کی سخت نگرانی کی جاتی ہے اور ہر ماہ ان کو ایک برانچ سے دوسری

برانچ میں شفٹ کیا جاتا ہے بذریعہ ڈیوٹی روسٹر۔ واضع ثبوت ملنے کے بعد ان کے خلاف محکمانہ کاروائی

کی جاتی ہے اور سزائیں بھی دی جاتی ہیں۔ جیسا کہ جزو 'ج' کے جواب میں ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 25 فروری 2014)

ضلع میانوالی: پراپرٹی ٹیکس اور سروے سے متعلقہ تفصیلات

*3443: ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع میانوالی میں سال 12۔2011 اور 13۔2012 میں کل کتنا پراپرٹی ٹیکس وصول کیا گیا؟

(ب) ضلع میانوالی میں کتنے لوگ نادھندہ ہیں؟

(ج) پراپرٹی ٹیکس کے لئے آخری سروے کب کرایا گیا ہے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 18 دسمبر 2013 تاریخ ترسیل یکم اپریل 2014)

جواب

وزیر آبکاری و محصولات

(الف) ضلع میانوالی میں سال 12۔2011 اور 13۔2012 میں وصول کیے گئے کل پراپرٹی ٹیکس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	ڈیمانڈ پراپرٹی ٹیکس	وصولی پراپرٹی ٹیکس
2011-12	70,44,632	51,63,427
2012-13	1,38,77,653	79,90,450

(ب) تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	نادہندہ
2011-12	1699
2012-13	1661

(ج) میانوالی میں سروے 04-2003 میں کیا گیا۔اور کیٹیگری F,G کے اطلاق کے بعد 1-7-2004 سے ٹیکس ڈیمانڈ۔/75,94,743 روپے تھی۔(نوٹ)اسکندر آباد ریٹنگ ایریا کا سروے 12-2011 میں ہوا۔ جسکی ٹیکس ڈیمانڈ۔/44,04,518 روپے تھی۔ جس کے خلاف ہائی کورٹ لاہور نے stay آرڈر جاری کر رکھا ہے۔(کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(تاریخ وصولی جواب 25 اپریل 2014)

لاہور: بھابھڑہ گلبرگ میں پراپرٹی ٹیکس کے دفتر کے بارے میں تفصیلات

*3453: جناب شہزاد منشی: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گلبرگ بھابھڑہ سٹاپ لاہور میں پراپرٹی ٹیکس کا دفتر کہاں واقع ہے اور کیا یہ سرکاری رقبہ پر ہے؟

(ب) اس دفتر میں کتنے ملازم کام کر رہے ہیں، گریڈ و عہدہ وائز بتائیں؟

(ج) اس دفتر میں گریڈ 11 اور اوپر کے ملازم جو کام کر رہے ہیں، ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور ان کے کیا کیا فرائض ہیں؟

(د) اس دفتر کی سال 12-2011 اور 13-2012 کی آمدن و اخراجات کی تفصیل بتائیں؟

(ہ) اس دفتر میں کتنی سرکاری گاڑیاں ہیں اور یہ کس کس کے زیر استعمال ہیں؟

(تاریخ وصولی 30 دسمبر 2013 تاریخ ترسیل 26 مارچ 2014)

جواب

وزیر آبکاری و محصولات

(الف) یہ دفتر اب M/20-19، ماڈل ٹاؤن ایکسٹینشن لاہور میں منتقل ہو گیا ہے۔اور یہ بلڈنگ کرایہ پر ہے۔

(ب) اس دفتر میں 203 ملازمین کام کر رہے ہیں۔ان کا عہدہ (گریڈ وائز) لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) گریڈ 11 اور اُوپر کے ملازمین کی کل تعداد 92 ہے۔ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور فرائض کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) سال 12۔2011ء میں تمام ریجن ہائے لاہور (ریجن اے، ریجن بی اور ریجن سی) کا بجٹ اور اخراجات مشترک تھے اِس سال میں کل بجٹ مبلغ چوبیس کروڑ اَٹھاسی لاکھ سولہ ہزار ایک سو انتالیس (24,88,16,139) روپے تھا اور کل اخراجات مبلغ تیئس کروڑ ستّر لاکھ چار ہزار اُنہتر (23,70,04,069) روپے تھے۔ جبکہ سال 13۔2012 سے ہر ریجن کو علیٰحدہ علیٰحدہ بجٹ دیا گیا تھا۔ دفتر ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن ریجن۔بی کے بجٹ اور اخراجات کی تفصیل اس طرح ہے کہ برائے سال 13۔2012 میں کل بجٹ مبلغ۔/83,777,012 روپے تھا جس میں کل خرچہ مبلغ۔/83,201,447 روپے تھا۔

(ہ) سرکاری گاڑیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 5 مئی 2014)

لاہور: گلبرگ، عزیز بھٹی اور نشتر ٹاؤن میں قائم دفاتر سے متعلقہ تفصیلات

*3454: جناب شہزاد منشی: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) گلبرگ ٹاؤن، عزیز بھٹی ٹاؤن اور نشتر ٹاؤن لاہور میں محکمہ کے کتنے دفاتر کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان ٹاؤنز سے محکمہ کو سال 12۔2011 اور 13۔2012 کے دوران کتنی آمدن کس کس مد سے ہوئی ہے؟

(ج) ان ٹاؤنز سے حکومت کتنا ٹیکس کس کس مد میں وصول کر رہی ہے؟

(د) ان علاقہ جات میں حکومت نے کن کن فرموں / اداروں سے ایک لاکھ یا اس سے زیادہ کا ٹیکس کس مد میں وصول کرنا ہے؟

(ہ) حکومت ان سے یہ ٹیکس وصول کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(تاریخ وصولی 30 دسمبر 2013 تاریخ ترسیل 26 مارچ 2014)

جواب

وزیر آبکاری و محصولات

(الف) گلبرگ ٹاؤن، نشتر ٹاؤن، عزیز بھٹی ٹاؤن میں (پراپرٹی ٹیکس، پروفیشنل ٹیکس) سے متعلقہ علاقہ جات کے ٹیکس گزاروں کے لئے علی کمپلکس 23 ایمپرس روڈ لاہور اور ایکسائز سے متعلقہ A-2، فرید کوٹ ہاؤس میں دفاتر قائم کئے گئے ہیں۔

(ب) تفصیل جھنڈی "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تفصیل جھنڈی "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) تفصیل جھنڈی "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ٹیکس نادھندگان سے ٹیکس وصول کرنے کے لئے بمطابق قانون کاروائی بشمول وارنٹ گرفتاری، قرقی جائیداد اور ماہانہ کرایہ کی بندش وغیرہ کی کاروائی کی جارہی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 5 مئی 2014)

گوجرانوالہ: گاڑیوں کی کمپیوٹرائزڈ نمبر پلیٹس کے بارے میں وجوہات

*3692: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن گوجرانوالہ نے پچھلے کئی سال سے گاڑیوں کی کمپیوٹرائزڈ نمبر پلیٹس جاری نہیں کی ہیں؟

(ب) کمپیوٹرائزڈ نمبر پلیٹس کہاں تیار کون سی فرم بناتی ہے، فی نمبر پلیٹ کتنا خرچ آتا ہے اور گاڑی مالکان سے کتنے پیسے وصول کئے جاتے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بہت سے لوگوں نے کمپیوٹرائزڈ نمبر پلیٹس کی طرز پر خود ساختہ نمبر پلیٹس لگوا رکھی ہیں جو بظاہر جعلی کمپیوٹرائزڈ نمبر پلیٹس ہی لگتی ہیں، حکومت اس کے تدارک کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(تاریخ وصولی 16 جنوری 2014 تاریخ ترسیل 27 مارچ 2014)

جواب

وزیر آبکاری و محصولات

(الف) ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن دفتر گوجرانوالہ میں نمبر پلیٹوں کی فراہمی لاہور میں قائم شدہ Central Facility سے ہوتی ہے۔ یہ فراہمی جنوری 2013 تک جاری رہی اور نمبر پلیٹوں کا مالکان کو اجراء ہوتا رہا۔ البتہ اس کے بعد گوجرانوالہ آفس اور پنجاب کے باقی اضلاع کو فراہمی معطل ہو گئی جس کی وجہ سے موٹر سائیکل مالکان کو فروری 2012 کے بعد اور کار اور کمرشل گاڑیوں کے مالکان کو جنوری 2013 کے بعد پلیٹوں کا اجراء عارضی طور پر تعطل کا شکار ہے۔ البتہ نمبر پلیٹوں کی خرید کے لیے ٹینڈر فائنل ہو چکا ہے اور محکمہ ایکسائز تقریباً 5 لاکھ نمبر پلیٹوں کی فراہمی کا آغاز یکم جولائی 2014 سے کر رہا ہے۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ محکمہ ہذا نے 3 مئی 2013 سے نمبر پلیٹوں کی فیس بھی مالکان سے لینا بند کر دی تھی۔

(ب) محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن نے حال ہی میں INBOX کمپنی کے ساتھ نمبر پلیٹ کی مینو فیکچرنگ اور خرید کا ٹینڈر فائنل کیا ہے اور نمبر پلیٹس کی سپلائی یکم جولائی 2014 سے شروع ہو گی۔

خرید ریٹ شرح اس طرح سے ہے:

ا۔	کار (پرائیویٹ، سرکاری، خود مختار ادارے)	483/- روپے
۲۔	کمرشل گاڑی (بس، ٹرک، ویگن، ٹریکٹر، موٹر کیب وغیرہ	483/- روپے
۳۔	موٹر سائیکل فرنٹ (پرائیویٹ، سرکاری، خود مختار ادارے)	269/- روپے
۴۔	موٹر سائیکل رئیر (پرائیویٹ، سرکاری، خود مختار ادارے)	342/- روپے
۵۔	آٹو رکشہ	323/- روپے

حکومت پنجاب نے اس وقت تک نمبر پلیٹس کے جو ریٹ مقرر کیے ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ا۔	کار (پرائیویٹ)	1000/- روپے
۲۔	کار (کمرشل)	1000/- روپے

۳۔ رکشہ ۔/450روپے

۴۔ موٹر سائیکل ۔/400روپے

تاہم حکومت پنجاب نے نئے ٹینڈر کے بعد جو نہی عوام کو نمبر پلیٹس کے فروخت کے ریٹس مقرر کئے تو اس کا نوٹیفیکیشن جاری کر دیا جائے گا۔

(ج) حکومت کی جانب سے پلیٹوں کی عدم فراہمی کی صورت میں گاڑی مالکان قانون میں دیئے گئے طریقہ کار کے مطابق نمبر پلیٹ بنوا کر گاڑی پر لگوا سکتے ہیں۔ البتہ غیر نمونہ نمبر پلیٹوں کا استعمال غیر قانونی ہے جس کے لیے محکمہ ایکسائز و پولیس گاڑیوں کی پڑتال کرتے رہے ہیں۔ تاہم جب کمپیوٹرائزڈ نمبر پلیٹس کی فراہمی شروع ہو جائیگی تو سختی سے انفورسمنٹ کا آغاز کیا جائے گا۔ چونکہ ابھی تقریباً 24لاکھ نمبر پلیٹس کی فراہمی تعطل کا شکار ہے لہذا لوگوں کی سہوت کو مدنظر رکھتے ہوئے آسان چیکنگ پر ہی اکتفا کیا جا رہا ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 15 مئی 2014)</u>

<u>محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے اختیارات کے بارے میں معلومات</u>

*3693: <u>چودھری اشرف علی انصاری:</u> کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پراپرٹی ٹیکس لگانے کا طریقہ اور کلیہ کیا ہے اور یہ کس پراپرٹی پر لگایا جاتا ہے، رہائشی، کمرشل اور انڈسٹریل پراپرٹی کی الگ الگ تفصیل سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ بغیر سروے اور تصدیق کئے غلط ناموں پر بھی ٹیکس نوٹس بھیج دیتا ہے؟

(ج) گوجرانوالہ میں پراپرٹی ٹیکس کے لئے آخری بار کب سروے کیا گیا؟

(تاریخ وصولی 16 جنوری 2014 تاریخ ترسیل 27 مارچ 2014)

جواب

وزیر آبکاری و محصولات

(الف) محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن پنجاب نے سال 2001 میں نیا ویلیوایشن ٹیبل متعارف کر دیا جس میں علاقہ جات کی شہری سہولیات (Civic Facilities) اور پراپرٹی کی کرایہ داری کے مطابق کٹیگری A,B,C,D,E,F,G میں تقسیم کیا گیا اور ہر کیٹیگری کا ریٹ بحساب کورڈ ایریا فی مربع فٹ اور بحساب زمینی رقبہ فی مربع گز مقرر کر دیا گیا۔ یہ ویلیوایشن ٹیبل تمام پنجاب میں 2002۔01۔01 سے نافذ العمل ہے۔ وہ رہائشی پراپرٹی جس کی سالانہ تشخیص بمطابق ویلیوایشن ٹیبل مبلغ۔/1800 روپے سے زائد ہے اور رقبہ 5 مرلہ سے زائد ہے اور وہ کمرشل پراپرٹی وانڈسٹریل پراپرٹی جس کی سالانہ تشخیص۔/1200 روپے سے زائد ہے پر پراپرٹی ٹیکس لگایا جاتا ہے۔

(ب) محکمہ کے ریکارڈ میں جو نام بطور مالک درج ہوتا ہے اس کے نام ہی پر پراپرٹی ٹیکس کا نوٹس جاری کیا جاتا ہے۔ اگر پراپرٹی فروخت ہو چکی ہو تو نئے مالک کو پراپرٹی ٹیکس قاعدہ نمبر 12 مجریہ پراپرٹی ٹیکس قوانین 1958 کے مطابق محکمہ کو دستاویزی ثبوت کے ساتھ تبدیلی ملکیت کے لیے درخواست گذارنی ہوتی ہے۔ پراپرٹی ٹیکس کا ریکارڈ محض پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کے لیے ترتیب دیا جاتا ہے جو ملکیت کے حقوق نہ دیتا ہے۔ البتہ نام کی درستگی سادہ کاغذات پر درخواست اور دستاویزی ثبوت دینے پر بغیر کسی فیس ادا کئے کروائی جا سکتی ہے۔ پراپرٹی ٹیکس قانون کے مطابق پراپرٹی ٹیکس، مالک / قابض / مرتہن / پٹہ دار / کرایہ دار سے وصول کیا جا سکتا ہے۔

(ج) گوجرانوالہ میں جنرل سروے 02۔2001 میں کیا گیا جو کہ 2002۔01۔01 سے نافذ العمل ہے۔ جبکہ PLGO-2001 کے تحت مزید علاقہ جات ریٹنگ ایریا میں شامل کیے گئے جن کا سروے 06۔2005 میں کیا گیا اور 2006۔01۔01 سے پراپرٹی ٹیکس کا نفاذ عمل میں لایا گیا۔ البتہ محکمہ کے فرائض میں شامل ہے کہ وہ ہر چھ ماہ بعد پراپرٹی میں آنے والی تبدیلی (ملکیت استعمال

رقبہ وغیرہ) کو ریکارڈ کرے اوراس کے مطابق ٹیکس کی رقم کا تعین کرے۔اس عمل کو Periodical Survey کا نام دیا گیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 25 اپریل 2014)

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ: سپرٹ فروخت کے لائسنس سے متعلقہ تفصیلات

*3714: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سپرٹ فروخت کرنے کے کتنے لائسنس جاری کئے گئے ہیں اوران پر کتنی مقدار میں ماہانہ سپرٹ فروخت ہوتا ہے؟

(ب) کیا محکمہ چیک رکھتا ہے کہ یہ سپرٹ کن لوگوں کو فروخت کیا جاتا ہے کیا واقعی ادویات میں استعمال کے لئے فروخت کیا جاتا ہے یا پھر جعلی شراب یا غیر قانونی دھندہ کرنے والوں کو بلیک میں فروخت کر دیا جاتا ہے؟

(ج) اب تک ٹوبہ ٹیک سنگھ میں جعلی شراب بنانے والے اور فروخت کرنے والوں کے خلاف کتنی کارروائیاں کی گئیں اور کتنے افراد کو سزا ہوئی؟

(تاریخ وصولی 17 فروری 2014 تاریخ ترسیل 3 اپریل 2014)

جواب

وزیر آبکاری و محصولات

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں میتھلیٹیڈ سپرٹ (جو انسانی استعمال کے لیے فٹ نہ ہے) فروخت کرنے کے لیے موجودہ مالی سال میں کل 24 لائسنس جاری / تجدید کیے گئے ہیں جن میں L-17 ہول سیل کا 1 اور L-17 پرچون سیل کے 23 لائسنس ہیں ہول سیل لائسنس کا ماہانہ کوٹہ۔/4000 چار ہزار گیلن ہے جبکہ پرچون سیل کا ماہانہ کوٹہ۔/6760 گیلن ہے۔(تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) ہول سیل لائسنسی اپنی ضرورت کے مطابق سپرٹ ڈسٹلری سے حاصل کرتا ہے اور پرچون فروش اس سے اپنی ضرورت کے مطابق خرید کر کے مارکیٹ میں

فروخت کرتے ہیں۔ ریکٹیفائیڈ سپرٹ (انسانی استعمال کے لیے فٹ ہے) کا کوئی لائسنس ٹوبہ ٹیک سنگھ میں جاری نہ کیا گیا ہے۔

(ب) چونکہ یہ لائسنس میتھلیٹیڈ سپرٹ کے ہیں اور یہ سپرٹ ادویات اور پینے کے لیے ناقابل استعمال ہوتا ہے۔ یہ سپرٹ فرنیچر پالش، پینٹ وغیرہ کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ لائسنس ہولڈر کی جانب سے فروختگی میتھلیٹیڈ سپرٹ کا رجسٹر مرتب کیا جاتا ہے اور محکمہ بھی اس کی فروخت کے ریکارڈ کو چیک کرتا ہے۔ جعلی شراب یا غیر قانونی دھندہ میں میتھلیٹیڈ سپرٹ استعمال نہیں ہوتا۔ جعلی شراب بنانے میں ریکٹیفائیڈ سپرٹ استعمال ہوتا ہے جس کا ضلع ٹوبہ میں کوئی لائسنس جاری نہ ہوا ہے۔ محکمہ کا لائسنس ہولڈز کو چیک کرنے کا باقاعدہ نظام موجود ہے اور مکمل تسلی کرنے کے بعد لائسنس کو تجدید کیا جاتا ہے۔

(ج) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں اس سال شراب کے 6 مقدمات درج کروائے گئے ہیں ان میں سے دو ملزمان کو سزا ہو چکی ہے جبکہ 4 مقدمات زیر سماعت ہیں (تفصیل "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(تاریخ وصولی جواب 21 اپریل 2014)

ضلع رحیم یار خان: ٹوکن ٹیکس اور گاڑیوں کی رجسٹریشن سے متعلقہ تفصیلات

*3808: قاضی احمد سعید: کیا وزیر آبکاری و محصولات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع رحیم یار خان میں سال 12-2011 تا 14-2013 ٹوکن ٹیکس اور گاڑیوں کی رجسٹریشن کی مد میں کتنی رقم موصول ہوئی؟

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران جعلی رجسٹریشن کے کتنے مقدمات بنے اور کن کن ملازمین کے خلاف محکمانہ کارروائی کی گئی؟

(تاریخ وصولی 29 جنوری 2014 تاریخ ترسیل 7 اپریل 2014)

جواب

وزیر آبکاری و محصولات

(الف) ضلع رحیم یار خان میں سال 12۔2011 تا 14۔2013 ٹوکن ٹیکس اور گاڑیوں کی رجسٹریشن کی مد میں وصولی کی تفصیل درج ذیل ہے:-

مدت	ٹوکن ٹیکس	رجسٹریشن	دیگر	میزان
2011-12	84,117,395	61,058,120	42,966,923	188,142,438
2012-13	90,961,899	51,076,065	58,243,492	200,281,456
2013-14	72,056,070	61,058,120	41,204,147	174,318,337
میزان	247135364	173192305	142414562	562,742,231

نوٹ: سال 14-2013 کی ریکوری مارچ تک کی ہے۔

(ب) مذکورہ مدت کے دوران ضلع رحیم یار خان کی سطح پر نہ ہی جعلی رجسٹریشن کا کوئی کیس سامنے آیا اور نہ ہی اس ضمن میں کسی سرکاری ملازم کے خلاف کاروائی عمل میں لائی گئی۔

(تاریخ وصولی جواب 25 اپریل 2014)

ضلع لیہ: ٹوکن ٹیکس اور گاڑیوں کی رجسٹریشن سے متعلقہ تفصیلات

*3809: سردار شہاب الدین خان سہیڑ: کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع لیہ میں ٹوکن ٹیکس اور گاڑیوں کی رجسٹریشن سے 10-2009 اور 11-2010 میں کتنی رقم موصول ہوئی؟

(ب) موٹر رجسٹریشن برانچ میں کون کون سے کتنے ملازمین تعینات ہیں؟

(ج) گاڑیوں کی جعلی رجسٹریشن پر مذکورہ عرصہ میں کتنے مقدمات درج ہوئے اور کن ملازمین کے خلاف محکمانہ کارروائی کی گئی؟

(تاریخ وصولی 29 جنوری 2014 تاریخ ترسیل 7 اپریل 2014)

جواب

وزیر آبکاری و محصولات

(الف) ضلع لیہ میں سال 10-2009 میں ٹوکن ٹیکس اور گاڑیوں کی رجسٹریشن کی مد میں مبلغ۔/35580818 روپے جبکہ سال 11-2010 میں مبلغ۔/45670779 روپے

وصول ہوئے۔ سال 10۔2009 کے متعین کردہ ہدف مبلغ۔/41761505 کے عوض مبلغ۔/35580818 کی وصولی ہوئی جو 85% فیصد رہی اور سال 11۔2010 کے متعین کردہ ہدف مبلغ۔/39138900 کے عوض مبلغ۔/45670779 روپے کی وصولی ہوئی جو % 117 فیصد رہی۔

(ب) موٹر رجسٹریشن برانچ میں تعینات ملازمین کی تعداد مندرجہ ذیل ہے:

۱۔	غلام سرور	ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر / موٹر رجسٹرنگ اتھارٹی، لیہ
۲۔	فاروق اقبال	اسسٹنٹ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن آفیسر / انٹرنل آڈیٹر
۳۔	احمد علی	ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن انسپکٹر
۴۔	رضوان قادر	سینئر کلرک / موٹر ٹرانسفر کلرک ٹائی اَپ برانچ
۵۔	سیف اللہ خان	جونیئر کلرک / موٹر ٹرانسفر کلرک رجسٹریشن برانچ
۶۔	عبدالغفار	ڈیٹا انٹری آپریٹر
۷۔	جمشید خان	ڈیٹا انٹری آپریٹر

(ج) کوئی بھی گاڑی جعلی طور پر رجسٹرڈ نہ ہوئی ہے اور نہ ہی کوئی مقدمہ درج نہ ہوا اور نہ ہی کسی بھی ملازم کے خلاف محکمانہ کاروائی عمل میں لائی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 21 اپریل 2014)

لاہور — رائے ممتاز حسین بابر

15 مئی 2014 — سیکرٹری

بروز جمعتہ المبارک 16 مئی 2014 محکمہ آبکاری و محصولات کے سوالات و جوابات اور نام اراکین اسمبلی

نمبر شمار	نام رکن اسمبلی	سوالات نمبر
1	محترمہ زیب النسأ اعوان	837-836
2	جناب فیضان خالد ورک	1205-1204
3	محترمہ ناہید نعیم	1437
4	ڈاکٹر نوشین حامد	1668
5	محترمہ حنا پرویز بٹ	1888-1886
6	ڈاکٹر سید وسیم اختر	2404-2403
7	محترمہ نگہت شیخ	2718
8	میاں طاہر پرویز	2728
9	میاں طارق محمود	2729
10	محترمہ فائزہ احمد ملک	2734
11	محترمہ نبیلہ حاکم علی خان	2737-2736
12	ڈاکٹر مراد راس	2760
13	محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری	2762-2761
14	ڈاکٹر صلاح الدین خان	3443
15	جناب شہزاد منشی	3454-3453
16	چودھری اشرف علی انصاری	3693-3692
17	جناب امجد علی جاوید	3714
18	قاضی احمد سعید	3808
19	سردار شہاب الدین خان سہیڑ	3809